قتل ناحق......قرآن وحدیث کی روشنی میں

بریداحمد نعمانی

موجودہ دور اہل ایمان کے لیے آزمائشوں، ابتلاءات اور امتحانات کا دور ہے۔ ہر طلوع ہونے والی صبح اپنے ساتھ نئے نئے فتنے لے کر آتی ہے اور ہر رات اپنے پیچھے لاتعداد فتنوں کے اثرات ونقوش چھوڑ جاتی ہے۔ یہ پر آشوب ماحول اور پرفتن ساعتیں صاحبانِ ایمان کے لیے کچھ نامانوس اور اوپری ہرگز نہیں، کیوں کہ آج سے چودہ سو برس پیشتر ہی ہمارے پیارے نبی جناب نبی کریم سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت کو ان باتوں کی خبر دے دی تھی۔

احادیث مبارکہ میں جناب نبی کریم سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ''آخری زمانے'' کی جو متعدد نشانیاں بتائی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے کہ قتل وقتال بہت عام ہوجائے گا۔ آج ہم کھلی آنکھوں اس امر کا مشاہدہ کررہے ہیں کہ معاشرے سے امن وامان عنقا ہے۔ کسی کی جان، مال، عزت وآبرو محفوظ نہیں، ہر شخص غیر محفوظ ہے۔ ہر طرف عدمِ تحفظ کی فضا عام ہے۔ ذاتی ونفسانی مفادات کے لیے دوسرے انسان کی جان لے لینا سرے سے کوئی مسئلہ ہی نہیں رہا۔ حالاں کہ قرآن وحدیث کا سرسری مطالعہ بھی کیا جائے تو یہ حقیقت کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک انسان کی جان بہت زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور جو اس معاملے میں اللہ کی بتائی گئی حد کو پامال کرتا ہے، اس کے لیے عنداللہ ذلت ورسوائی کا طوق تیار ہے۔

ذیل میں اسی حوالے سے قرآن مجید کی چند آیات اور احادیث مبارکہ سپردِ قرطاس کی جارہی ہیں، تاکہ اس گناہ کی قباحت وشناعت سے واقفیت حاصل کی جاسکے اور کتاب وسنت کے آئینے میں انسانی جان کی حرمت وعزت کو سمجھا جاسکے۔ قرآن مجید میں اللہ رب العالمین ارشاد فرماتے ہیں:

''وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ أَنْ يَّقْتُلَ مُؤْمِنًا إِلَّا خَطَأً''۔ (النساء:۹۲)

ترجمہ: ''کسی مومن کا یہ کام نہیں کہ وہ کسی دوسرے مومن کو قتل کرے، الّا یہ کہ غلطی سے ایسا ہوجائے۔''

جو شخص کسی مسلمان کو ناحق قتل کرے، اس کی سزا کے بارے میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور اللہ اس پر غضب نازل کرے گا اور لعنت بھیجے گا اور اللہ نے اس کے

لیے زبردست عذاب تیار کررکھا ہے۔'' (النساء:۹۳)

سورۃ الانعام میں ارشادِ ربانی ہے:

''اور جس جان کو اللہ نے حرمت عطا کی ہے، اُسے کسی برحق وجہ کے بغیر قتل نہ کرو، لوگو! یہ ہیں وہ باتیں جن کی اللہ نے تاکید کی ہے، تاکہ تمہیں کچھ سمجھ آئے۔'' (الانعام:۱۵۱)

درج بالا آیاتِ مبارکہ سے واضح ہوا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کو قصداً وعمداً قتل نہیں کرسکتا اور جو کوئی کسی مسلمان کو ارادۃً قتل کرے تو اس کے لیے سخت ترین عذاب ہے۔ تیسری بات یہ معلوم ہوئی کہ کسی بھی انسانی جان کو، جس کی حرمت دلائل شرعیہ سے ثابت ہو، ختم کرنا حرام ہے۔

☆......''حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''گناہوں میں سب سے بڑے گناہ یہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ شرک کیا جائے، کسی انسان کو (ناحق) قتل کیا جائے اور والدین کی نافرمانی کی جائے اور جھوٹ بولا جائے۔'' (بخاری شریف)

☆......''حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: ''ہر معصیت وبرائی (کے مرتکب) کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیں گے، سوائے اس شخص کے جو حالت شرک وکفر میں مرا یا وہ مسلمان جو کسی دوسرے مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کردے۔'' (ابوداؤد شریف)

☆......''حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جناب نبی کریم سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بروزِ محشر مقتول اپنے قاتل کو لے کر آئے گا، اس حالت میں کہ اس (قاتل) کی پیشانی اور سر مقتول کے ہاتھ میں ہوں گے اور مقتول کی رگوں سے خون بہہ رہا ہوگا، وہ کہے گا: ''اے میرے پروردگار! اس نے مجھے قتل کیا تھا، (یہ کہتا ہوا) اُسے عرش کے پاس لاکھڑا کرے گا''۔

☆......''حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''پوری دنیا کا ختم ہوجانا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک مسلمان کو ناحق قتل کرنے سے زیادہ حقیر ہے۔'' (نسائی)

☆......''حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''مسلمان کو گالی دینا گناہ ہے اور اُسے قتل کرنا کفر۔'' (بخاری شریف)

☆......''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے ایک دن بیت اللہ کو دیکھا اور اُسے مخاطب کرتے ہوئے کہا: ''اے کعبہ! تم بہت عظمت والے ہو اور تمہاری حرمت بھی بہت بڑی ہے، (لیکن) ایک مومن ومسلمان (کی جان) اللہ رب العالمین کے ہاں تم سے زیادہ محترم ومکرم ہے۔'' (نضرۃ النعیم: ج:۱۱، ص:۵۲۹۸)

کسی کو بلاجواز قتل کرنے والا پورے سماج اور معاشرے پر ظلم وزیادتی کرتا ہے، وہ معاشرے کو انارکی کی طرف لے جاتا ہے۔ اس جرمِ عظیم کے باعث قاتل کی دنیوی اور اخروی زندگی تباہ ہوکر رہ جاتی ہے، اس سے سکون وچین چھین لیا جاتا ہے، پھر سب سے بڑی حقیقت یہ کہ کل اس قاتل نے خود موت کا پیالہ پینا ہے اور اپنے اعمال کا مکمل جواب دینا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دین کی صحیح سمجھ عطا فرمائے۔ آمین